© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

والدین کی مشتبہ کمائی

سوال: میں میڈیکل کالج کی طالبہ ہوں۔ عنقریب میری شادی بھی ہونے والی ہے۔ میرے والد صاحب بنک کی ملازمت کرتے ہیں۔ جب سے اسلامی جمعیت طالبات سے وابستہ ہوئی ہوں' مجھے یہ احساس شدت سے ہے کہ میرے والد کی کمائی جائز نہیں ہے۔ میں اس سے بچنا چاہتی ہوں۔ میں نے کوشش کی کہ ناگزیر کھانا کھاؤں اور سہولیات کو کم سے کم استعمال کروں لیکن عملاً یہ محال ہے۔ ہماری آمدنی کا ایک ذریعہ مکان کا کرایہ بھی ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ضروریاتِ زندگی زیادہ تر اسی آمدن سے پوری ہو جائیں۔ میں نے اپنے والدین کو اس طرف بارہا توجہ بھی دلائی ہے لیکن وہ میری بات سننے کے باوجود اس پر عمل نہیں کرتے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ کیا میری پرورش حرام کمائی پر ہوئی ہے؟ مجھے اس پر شدید احساسِ ندامت ہے۔ کیا کفارے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟

شادی کے موقع پر والدین کی طرف سے ملنے والا جہیز یا دیگر اشیا میں لے سکتی ہوں یا نہیں کیونکہ یہ بھی ناجائز آمدن سے حاصل کی جائیں گی؟ کیا میں' میرا شوہر' میرے سسرال والے' میرے والدین کے گھر سے کھا پی سکتے ہیں' جب کہ ان کی آمدن جائز نہیں؟

جب بھی میری سہیلیاں مجھے ملنے آتی ہیں تو یہی خیال آتا ہے کہ میں ناجائز آمدن سے ان کی تواضع کر رہی ہوں۔ ایک سہیلی تو احتیاط کرتی ہے اور اپنے ساتھ اپنا کھانا بھی لے آتی ہے۔ سوچتی ہوں شادی پر اپنی سہیلیوں کی تواضع اپنے مہر کی رقم سے کرلوں؟ میں نے سوچا ہے کہ کسی کشمیری گھرانے کی کفالت کا ذمہ لے لوں۔ کیا اس سے میرا کفارہ ادا ہو جائے گا؟

جواب: سب سے پہلے اس خوش خبری پر مبارک باد قبول کیجیے کہ ان شاء اللہ جلد آپ کو تکمیلِ ایمان کی سعادت مل رہی ہے اور آپ عملی زندگی میں پورے عزم اور دعوتی جذبے کے ساتھ داخل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خاندانی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق بنائے اور آپ کو اِس دنیا اور آخرت میں اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ آمین!

پہلی بات یہ سمجھ لیجیے کہ جب تک آپ والدین کے سہارے تعلیم حاصل کر رہی ہوں اور آپ کا کوئی اپنا ذریعہ ایسا نہ ہو جس کے سہارے آپ تعلیم کے اخراجات کو پورا کر سکیں تو اس عرصے کے لیے جواب دہی آپ پر نہیں آپ کے والد پر ہے۔ ہاں' آپ کا اور آپ کی والدہ کا فرض ہے کہ انھیں متوجہ کرتے رہیں کہ وہ کوئی ایسا ذریعہ معاش اختیار کریں جو نہ مشتبہ ہو اور نہ اس میں ظاہری طور پر حرام کا دخل ہو۔

والدین اگر آپ کو کوئی تحفہ' سامان' کپڑے وغیرہ دیتے ہیں تو اس میں بظاہر آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کیونکہ آپ کا ذریعۂ حصول جائز ہے۔ ایسے میں شادی کے بعد والدین کے ہاں جا کر کھانا پینا آپ کے حقوق میں شامل ہے۔ قرآن نے صلۂ رحمی اور والدین کے گھر میں کھانے کے حق کو تسلیم کیا ہے (النور ۲۴:۶۱)۔ آپ کے شوہر اور ان کے والدین وغیرہ بھی آپ کے والدین کے ہاں کھانا کھا سکتے ہیں اور ان کے دیے ہوئے تحائف وصول کر سکتے ہیں۔

کسی بھی مستحق کی کفالت کرنا بہرصورت اجر کا باعث ہے۔ لیکن چونکہ آپ نے والدین کے ساتھ زندگی گزار کر کوئی گناہ نہیں کیا ہے' اس لیے کفارہ کا سوال نہیں۔ اسے بطور ایک نیک عمل کے ضرور کریں۔ دین توازن' اعتدال اور آسانی کا نام ہے۔ کوشش کیجیے کہ فرائض اور سنتوں کا پورا اہتمام ہو۔ نوافل جتنے زیادہ ہوسکیں پڑھنے کی کوشش کیجیے لیکن نوافل کو فرائض کا مقام نہ دیجیے۔

اگر آپ کی کوئی سہیلی آپ کے ہاں آ کر رہتی ہے تو اسے اپنا کھانا وغیرہ لانے کی ضرورت نہیں۔ یہ انتہا پسندی ہے۔ ہاں' والدین کو احترام و محبت سے ہمیشہ دین کی صحیح تعلیم سے آگاہ کرتی رہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید صبر اور حکمت کے ساتھ گھریلو حالات کو احسن طریقے سے حل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

(ڈاکٹر انیس احمد)

مسجد سے متعلق بعض اہم مسائل

س : ۱- اپنے گاؤں کی مسجد کے لیے چندا ہمارے پاس جمع ہے۔ کیا ہم اس چندے کو دوسری مسجد کی تعمیر میں خرچ کر سکتے ہیں؟

۲- مسجد کے لیے ایمپلی فائر ہم نے اپنے پیسوں سے خریدا۔ لوگوں نے وعدے کے باوجود اُس کے لیے کوئی چندا نہیں دیا۔ کیا ہم اس ایمپلی فائر کو دوسری مسجد کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟

© rasailojaraid.com